رپورٹنگ سینٹ سیکرٹریٹ

۲۳ جنوری ۲۰۰۹ء گیارہ بج کر چالیس منٹ

غزہ میں اسرائیلی بربریت پر سینٹ میں قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق کی تقریر

جمعہ ۲۳ جنوری ۲۰۰۹ء کو سینٹ نے غزہ میں فلسطینی وحشیانہ مظالم کے خلاف متفقہ قرارداد مذمت پاس کی۔ قرارداد کی منظوری سے قبل سینیٹر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے یہ مختصر خطاب کیا۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: جناب! آپ کے دو تین منٹ لوں گا۔ سب سے پہلے تو میں قرارداد کی مکمل تائید اور اس کی تحسین کرتا ہوں جو بربریت غزہ میں ہوئی وہ تاریخ کا ایک شرمناک اور بدترین حصہ ہے اور اس سے پہلے بھی صابرہ' شتیلا میں اس سے زیادہ مظالم وہ کر چکے ہیں۔ اسرائیل کو یہ کھلی چھٹی امریکہ اور مغرب نے دی ہوئی ہے اس کے ساتھ ساتھ عربوں کی بے اتفاقی اور بزدلی نے بھی فلسطینیوں کو تنہا کئے رکھا ہے۔

مغرب کا دوہرا معیار: مغرب کا دوہرا معیار دوبارہ سامنے آیا ہے۔ وہ فلسطین پر تازہ اسرائیلی جارحیت پر خاموش ہے کیونکہ وہاں مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے۔ عرب مسلمانوں کے گھر تباہ ہو رہے ہیں۔ مسلمان بچے یتیم ہو رہے ہیں۔ جبکہ اس سے کچھ عرصہ پہلے ممبئی میں جو حادثہ ہوا' ہم نے اس کی بالکل تحسین نہیں کی اور خدا کے علم میں ہے کہ وہ کون لوگ تھے یا وہ کشمیر کی آزادی کی جنگ لڑنا چاہتے ہیں یا جو بھی صورتحال تھی لیکن راتوں رات اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل اس کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور پاکستان کے خلاف ایک طوفان مچا دیا لیکن ۱۹۔۲۰ ردن تک غزہ میں قتل عام پر اقوام متحدہ بھی خاموش رہی اور سلامتی کونسل بھی اور امریکی صدر بش نے کہا کہ جو اسرائیل چاہے کرے یعنی وہ زمینی جنگ لڑے یا اوپر سے بم برسائے' اس کو یہ حق حاصل ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے ساتھ ساتھ دہشت گردی کا شور جتنا بھی مچایا جا رہا ہے یہ سب امریکہ کا ڈرامہ ہے۔ وہ مسلمانوں کو مار بھی رہا ہے اور انہیں ساتھ ساتھ دہشت گرد بھی کہہ رہا ہے۔

نئے امریکی صدر اوبامہ پہلے دہشت گردی کی وضاحت کریں: جب تک دہشتگردی کی وضاحت نہ ہوگی تو کچھ بھی نہ ہوگا در میں اوبامہ سے بھی اپیل کروں گا کہ سب سے پہلے آپ جو پالیسی بنائیں تو پہلے ایک خط واضح طور پر کھینچ دیں کہ جنگِ آزادی کیا ہوتی ہے؟ یعنی اپنے حقوق کیلئے لڑنا کیا ہوتا ہے؟ اور دہشتگردی کیا ہوتی ہے؟ اگر اس کی روشنی میں پالیسیاں بنیں گی اور عمل ہوگا تو تب ہی امن قائم ہوگا۔

غربت ہرگز وجہ نہیں اسامہ کون سا غریب ہے: مجھ سے پرسوں بھی برطانوی پارلیمنٹ کے کچھ لوگ بحث

کررہے تھے کہ یہ دہشت گردی غربت کی وجہ سے ہورہی ہے۔ کیا آپ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دہشت گردی غربت کی وجہ سے ہورہی ہے؟ میں نے کہا کہ غربت کی وجہ سے نہیں ہورہی۔ جتنے سرکردہ لوگ آپ کے خیال میں دہشت گرد ہیں اور targetted ہیں، تقریباً وہ چالیس ہیں اور یہ لوگ کروڑ پتی بلکہ ارب پتی ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ اسامہ بن لادن آپ کو خرید بھی سکتا ہے تو پھر اس میں غربت کیسے آگئی؟ بنیادی سبب آپ کا دوہرا معیار ہے۔ آپ اپنے معیار پر نظرثانی کریں، انصاف کریں۔ ورنہ یہ کارروائیاں سوات، پاکستان تک محدود نہیں رہیں گی بلکہ اسے آپ کی پالیسیاں مزید آگے بڑھائیں گی۔

خدارا طالبانائزیشن کی اصطلاح چھوڑ دو: ہم بار بار آپ سے کہہ رہے تھے وزیرستان میں جو کچھ ہوا اسے طالبانائزیشن نہ کہو۔ خدا کیلئے دیکھیں۔ یہاں طالبان نام کی مخلوق نہیں ہے۔ ہم نے کسی جگہ اس کا نام بھی نہیں سنا تھا لیکن بش اور مشرف نے یہ لڑائی سوات تک پہنچادی۔ اب اگر ہم پالیسی نہ بدلیں اور دوہرے معیار کو ختم نہ کریں تو میں یقین سے کہتا ہوں اور میں الیاس بلور صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ یہ جنگ پھر ملتان، لاہور، کراچی وغیرہ میں کو بھی لپیٹ میں لے لے گی۔ میں ابھی دو چار دن پہلے کراچی گیا تھا تو ایم کیو ایم کے مرکز نائن زیرو پر بڑے جذبے کیساتھ گیا۔ وہاں ایم کیو ایم کے رابطہ کمیٹی کے لیڈر موجود تھے۔

ایم کیو ایم کے مرکز جا کرانہیں سمجھایا کہ خدارا کراچی کی گلی گلی کو سوات نہ بناؤ: میں نے ان سے کہا کہ خدا کیلئے یہ لفظ طالبانائزیشن استعمال نہ کریں۔ اگر آپ بار بار یہ کہیں گے تو یہ پیدا ہوجائیگی۔ یہاں لوگ سمگلنگ کرتے ہیں۔ اگر کوئی ٹرک پکڑا جاتا ہے تو پھر سمگلنگ پر پردہ ڈالنے کیلئے کہا جاتا ہے کہ طالبان یہاں اسلحہ لارہے تھے۔ سوات اور باجوڑ سے لوگ یہاں اپنے بھائی اور بیٹے کے ہاں پناہ لینے کیلئے پہنچتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ طالبان آگئے ہیں۔ میں نے ان سب کو کہا کہ یہ جنگ اگر یہاں شروع ہوگئی تو خدا نہ کرے یہ کراچی کو ہڑپ کرجائیگی۔ اس سے شرپسند لوگ فائدہ اٹھا کر یہاں ڈیرے ڈال لیں گے۔ پھر کراچی کی ایک ایک گلی میں سوات کی صورتحال ہوگی۔ ہم اس کو نہیں سنبھال سکیں گے۔ میری گزارش ہے کہ ساری صورتحال پر ان کیمرہ اجلاس کے قرارداد پر جلد توجہ کرنی چاہیے۔ میری گزارش ہے کہ ہمیں اوبامہ سے یہ توقعات نہیں باندھنی چاہئیں کہ وہ یہاں مثبت تبدیلیاں لائیگا۔ وہ تبدیلی کے نام پر آیا ہے لیکن وہ اس کے اپنے ملک کیلئے ہے۔ اس نے اپنی پہلی اور دوسری تقریر میں واضح کہا کہ میں امریکہ کی حالت بدلوں گا۔ وہ پاکستان اور افغانستان کے بارے میں کوئی تبدیلی نہیں لائے گا اور اس خوش فہمی میں نہ رہیں۔ اب جو تیس ہزار مزید فوج آرہی ہے تو اس سے تیس ہزار ''دہشت گرد'' اور پیدا ہونگے۔ اس طرح وہ تیس ہزار سوسائڈ بمبرز (Suicide bombers) اور پیدا کرے گا۔ جب تک امریکہ کے لوگ پاکستان کی سرحدوں پر بمباری (bombardments) کرتے رہیں گے تو اس کے ردعمل اور ظلم کے خلاف گھر گھر خودکش حملہ آور پیدا ہوں گے۔

ہم بہت بڑی مزید تباہی اور بڑی جنگ کی طرف جارہے ہیں۔ حکمرانو! ہوش کے ناخن لو۔

اوبامہ کا نام حسین ہے تو یزیدیت بھی چھوڑ دے: میں اوبامہ سے ایک گزارش کرتا ہوں۔ کاش! ہماری آواز اس تک پہنچ جائے کہ وہ حسین نام استعمال کرنے پر بہت خوش ہے اور حلف میں بھی اس نے اپنے نام کے ساتھ حسین لگانے پر اصرار کیا تو لوگ بڑے خوش ہو گئے کہ وہ حسین کا نام لیتا ہے لیکن حسین کے نام کے کچھ تقاضے بھی ہیں۔ اس سے پہلے بُش تھا وہ بہت بڑا فرعون اعلیٰ اور یزید بنا ہوا تھا۔ اب اوبامہ کو حسین کے نام کی لاج رکھ کر یزیدیت سے بچنا چاہیے۔ وہ اس نام کی لاج رکھے گا تو ان شاء اللہ امن آئیگا لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ ایسا کریگا۔ بلکہ اس نام سے اس کے اندر ایک احساس ردعمل پیدا ہوگا کہ اس طرح امریکی مجھ پر شک کریں گے۔ اس احساس کے ردعمل میں وہ اور شدید تباہی مچائے گا' وہ یہ دکھائے گا کہ اسکے اندر مسلمانیت کا کوئی جرثومہ نہیں ہے۔ میں یہ گزارش کرونگا کہ ہمیں دہشتگردی کا بنیادی سبب معلوم کرنا چاہیے اور دوہرے میعار کو ترک کرنا چاہیے۔ جب تک امریکہ' اسرائیل اور ہندوستان اس دوہرے میعار پر کار بند رہیں گے ہم ان مشکلات سے دوچار رہیں گے۔ فلسطین کے بارے میں کہتے ہیں کہ کیا جلدی ہے؟ ہمیں ان کو بتانا چاہیے کہ کشمیر کی جنگ کیوں دہشت گردی ہے؟ افغانستان کی جنگ کیوں دہشت گردی نہیں ہے۔ وہاں فلسطین میں ان کی فوج کے لوگ اسلحہ لے کر بیٹھے ہیں اور لوگوں پر بمباری کررہے ہیں اسے کیوں دہشتگردی نہیں کہا جاتا؟ ان کلمات کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔

بقیہ صفحہ نمبر ۱۷ سے: سب سے زیادہ رحمت خداوندی اور فضل عظیم کہ رحمۃ للعالمین کے قرب میں جگہ ملی اور روضۃ من ریاض الجنۃ میں حاضری اور سرور دو جہان ﷺ کے مواجہہ شریف میں حاضری کی اجازت و توفیق ایزدی شامل حال رہی۔

لخت جگر! ولد صالح یدعوالہ' والد کے حق میں صدقہ جاریہ ہے۔ اولاد کی دعائیں ایسے متبرک مقامات میں والدین کے حق میں مفید اور قبولیت کا درجہ و مقام حاصل کرلیتی ہیں۔ آپ کو رب العزت نے موقع دیا ہے حرمین الشریفین میں گڑگڑاتے رہیں' والد عاصی کیلئے دعائیں کرتے رہیں کہ عافیت تامہ و ایمان کاملہ وعلم باعمل واشاعت علم دین سے نوازے اور کل دینی و دینوی مرادوں میں کامیابی نصیب ہو۔

خوش قسمتی ہے کہ روضہ اطہر کے سامنے حاضری کے اس قدر ایام میسر ہوئے (اللہ تعالیٰ) حرمین الشریفین پر حاضری کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمادے۔ مجھ گنہگار و روسیاہ کے حق میں تمہارا گڑگڑانا باعث نجات اور سعادت دارین کا ذریعہ بن جائے تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی۔　　(مکتوب ۲رذیقعدہ ۱۳۸۳ھ)

شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین کے مواجہہ شریف میں بندہ کے عاجزانہ صلوۃ وسلام عرض کردیں اور رکن ومقام ابراہیم کے درمیان استغفار میرے لئے اور اپنے حق میں کیا کریں۔　　(مکتوب ۱۶رذیقعدہ ۱۳۸۳ھ)